

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا  
 ”اے پیغمبر! آپ ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ان کو پاک صاف کریں“ (قرآن)

# زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر

## فضائل احکام ومسائل

حافظ صلاح الدین یوسف

دارالسلام  
 کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ  
 ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور  
 لندن • ہیوسٹن • نیویارک



## فہرست مضامین

36	قرآن کریم کے پر حکمت الفاظ	9	عرض مؤلفے
38	بغیر ضرورت کے سوال کرنے پر سخت وعید	11	باب اول: کتاب الزکوٰۃ
39	صرف تین قسم کے لوگوں کے لئے سوال کرنا جائز ہے	11	پچھلی شریعتوں میں زکوٰۃ کا حکم
40	سائلین کو دینے والوں کی ذمہ داری	12	اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت
41	اجتماعی طور پر زکوٰۃ کی تقسیم کے فوائد اور اس کی ضرورت و اہمیت	14	زکوٰۃ کے معنی
43	خاوند اور زیر پرورش یتیموں کی رقم خرچ کرنا جائز ہے	17	دنیوی برکت کی ایک عجیب و غریب مثال
44	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے لئے نبی ﷺ کی ہدایات	18	فضائل و برکات
45	سرکاری اہل کاروں کو ہدیہ لینے کی اجازت نہیں ہے	20	زکوٰۃ سے اعراض و پہلو تہی پر سختی اخروی و عید
47	قبل از وقت بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا جائز ہے	20	مال کی زکوٰۃ نہ دینے پر سخت وعید
47	جمع شدہ زکوٰۃ کے خرچ کرنے میں تاخیر کا جواز	21	جانوروں کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے سخت وعید
48	زکوٰۃ عبادت ہے، ٹیکس نہیں	25	سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے پر وعید
49	زکوٰۃ کی وصولی کا نہایت ناقص اور بھونڈا نظام	25	ترک زکوٰۃ کی دنیاوی سزا
50	ٹیکس لگانے کیلئے دو شرطیں ضروری ہیں	26	زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات
51	امام نووی رحمہ اللہ کا ایک تاریخی کردار	27	اہل قرابت، صدقات کے اولین مستحق ہیں
52	ٹیکسوں کی ظالمانہ شرح کی ایک مثال	30	بدسلوکی کے باوجود اہل قرابت سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کی تاکید
		31	غربت و ناداری اور گداگری کے خاتمے کے لئے بہتر تدبیر
		32	حرام کی کمائی سے زکوٰۃ نکالنے اور صدقہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں
		34	صدقہ خفیہ طور پر دینے اور احسان نہ جتلانے کی تاکید

مجلہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ  
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور  
لندن • ہیوسٹن • نیویارک

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa

Website: www.dar-us-salam.com

① طریق مکہ - العلیا - الرياض فون: 4614483 00966 1 فیکس: 4644945

② شارع البعین - المسز - الرياض فون: 4735220 فیکس: 4735221

③ جدہ فون: 6879254 00966 2 فیکس: 6336270

④ الخبر فون: 8692900 00966 3 فیکس: 8691551

شارجہ فون: 5632623 00971 6 فیکس: 5632624

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

① 36- لورال، سیکرٹریٹ شاپ، لاہور

فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 0092 42

فیکس: 7354072 E-mail: darussalampk@hotmail.com

② غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

③ اردو بازار گوجرانوالا فون: 741613-431-0092 فیکس: 741614

لندن فون: 208 5202666 0044 208 فیکس: 208 5217645

امریکہ ① ہوسٹن فون: 7220419 001 713 فیکس: 7220431

② نیویارک فون: 6255925 001 718 فیکس: 6251511

53	ٹیکسوں کی کثرت، ملک و قوم کے لئے نیک فال نہیں	78	بکریاں
56	یتیم، مجنون اور بچے کے مال سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے	78	گائے
58	ادائیگی زکوٰۃ کے لئے تامہ ضروری ہے	79	گھوڑے
58	بیت المال کی رقم میں زکوٰۃ نہیں	79	متفرقات
58	شرعی وقف پر بھی زکوٰۃ نہیں	80	کوئی جبریا حیلہ نہ کیا جائے
58	ناجائز طریقے سے حاصل کردہ مال پر زکوٰۃ نکالنا، اللہ سے مذاق ہے	80	خلیطہ اور شریک کا مطلب
60	قرض دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ کا مسئلہ	83	سال کے دوران ہونے والے بچوں کا حکم
62	مقروض پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟	83	آوقاص کا حکم
62	قرض کو زکوٰۃ سے منہا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟	85	سونا، چاندی اور نقدی کا نصاب
63	مہر کا مسئلہ	85	چاندی کا نصاب
64	مالِ ضار، تعریف اور حکم	86	سونے کا نصاب
65	نبی کی رقم	87	جواہر میں زکوٰۃ نہیں
65	مشینری وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں	88	نقدی کا نصاب
66	مشترکہ کاروبار یا کمپنیوں میں حصص کی زکوٰۃ	88	رکاز دو فیئہ میں خمس ہے
67	باب دوم: زکوٰۃ کے مسائل	89	دونصابوں کو ملا کر نصاب بنانا؟
68	زرعی پیداوار کا نصاب اور اس کی تفصیل	89	زیور کی زکوٰۃ
73	پھلوں اور غلوں کے نصاب کے اعتبار کا وقت اور ارباب مال کے لئے رعایت	90	مال تجارت کی زکوٰۃ
74	اسلامی تعلیمات کی خوبی	91	مال تجارت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ
75	غلوں کے نصاب کا وقت	91	مال مستفاد کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام
75	شہد میں زکوٰۃ	93	باب سوم: مصارف زکوٰۃ کا بیان
77	جانوروں کی زکوٰۃ کی تفصیل	94	فقراء
77	لوٹ	94	مساکین
		95	متعفف علماء و طلبائے علوم دینیہ
		98	عالمین زکوٰۃ

119	مقصد	99	مؤلفۃ القلوب
119	فرضیت صدقۃ الفطر	100	میسائی مشینریوں کی تبلیغی مہم کو ناکام بنانے کے لئے زکوٰۃ کی رقم کا استعمال
120	صدقۃ فطر کس پر فرض ہے؟	100	گردن چھڑانا
121	نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل ادائیگی ضروری ہے	100	مارمین
121	صدقۃ فطر کس جنس سے ادا کیا جائے	102	فی سبیل اللہ
121	مقدار صدقۃ الفطر	104	ابن السبیل (مسافر)
122	اگر قیمت دی جائے تو کتنی	104	زکوٰۃ کی تقسیم حالات و ضروریات کے مطابق
122	صدقۃ الفطر کا مصرف	105	یونی چاہیئے
124	باب ششم: ”طلوع اسلام“ کا اشتراک	106	بعض حالات میں صاحب نصاب بھی مستحق زکوٰۃ ہو سکتا ہے
	نظریہ، زکوٰۃ کا انکار؟	106	باب چہارم: وہ افراد جن کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں
124	حدیث سے انحراف اور قرآن میں تحریف معنوی	106	آل نبی
129	پیٹ کا مسئلہ	106	انبیاء
130	آیت ﴿قُلِ الْعَفْوَ﴾ سے غلط استدلال	108	غیر مسلم
131	شرح نصاب میں تبدیلی کا مسئلہ	109	فسق و فجور یا بدعت کا مرتکب
133	زکوٰۃ شرعاً عبادت ہے، ٹیکس نہیں	110	والدین اور اولاد
		110	بیوی
		111	رفاہی کام
		111	صحت مند اور کمانے کے قابل شخص
		116	اس نقطہ نظر کی اہمیت و ضرورت
		117	جماعتوں یا مسجدوں کی سطح پر بیت المال کے قیام کی ضرورت
		119	باب پنجم: صدقۃ الفطر کے مسائل



جزیرے آباد ہیں تو دوسری طرف غربت و ناداری کی اتھاہ گہرائیاں ہیں۔

❶ گداگری کی لعنت عام ہے۔

❷ سفید پوش قسم کے لوگوں سے تعاون کا کوئی آبرو مندانہ انتظام نہیں ہے۔

❸ گردشِ دولت کی وہ صورت نہیں ہے جو اسلام میں مطلوب ہے، بلکہ دولت کا ارتکاز ہے جو اسلام میں بالعموم ناپسندیدہ ہے۔

❹ باہم تعاون و تناصر کی وہ صورتیں نہیں ہیں جن کا اہتمام زکوٰۃ کے ذریعے سے کیا جاسکتا ہے۔

❺ اور کلمۃ اللہ کی سربلندی کا وہ اہتمام بھی نہیں ہے جو زکوٰۃ کے ایک مصرف۔ فی سبیل اللہ۔ کے قدرے وسیع مفہوم و مطلب کا تقاضا ہے۔

❻ اسی طرح تالیفِ قلب کا بھی خاص اہتمام نہیں ہے جس کے ذریعے سے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں ان تمام پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے جو علماء کے لیے بھی قابلِ غور و فکر ہیں اور اربابِ بست و کشاد کے لیے بھی لمحہٴ فکریہ۔ اللہ کرے اس کتاب کی تالیف و اشاعت سے یہ مقصد حاصل ہو سکے۔ وما علینا الا البلاغ

(حافظ) صلاح الدین یوسف

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ - نومبر ۲۰۰۱ء

### باب : اقل

## کتاب الزکوٰۃ

پچھلی شریعتوں میں زکوٰۃ کا حکم | زکوٰۃ اور نماز دین کے ایسے رکن ہیں، جن کا ہر دور میں اور ہر مذہب میں آسمانی تعلیمات کے پیروکاروں کو حکم دیا گیا ہے۔ گویا یہ دونوں فریضے ایسے ہیں جو ہر نبی کی امت پر عائد ہوتے رہے ہیں، تا آنکہ ختمی مرتبت ﷺ پر نبوت کا خاتمہ اور دین کی تکمیل کر دی گئی۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ ان کے صاحبزادے حضرت اسحاقؑ پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوبؑ علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ  
وَكَانُوا لَنَا عَبِيدِينَ﴾ (الأنبياء ۷۳/۲۱)

”اور ہم نے انہیں وحی کے ذریعے سے نیکیوں کے کرنے کا، نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔“

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾ (مریم ۵۵/۱۹)

”وہ اپنے گھروالوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ءَاتَنِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۖ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم ۳۰-۳۱)

”میں اللہ کا بندہ ہوں“ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور نبوت سے سرفراز کیا ہے اور میں جہاں کہیں بھی ہوں، مجھے بابرکت بنادیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی ہے۔“

بنی اسرائیل کو جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا، ان میں یہ حکم بھی تھا:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (البقرة ۴۳)

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔“

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (المائدة: ۱۲/۵)

”اگر تم نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہے اور ان کی مدد کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے مٹا دوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔“

ان آیات سے واضح ہے کہ پچھلی تمام آسمانی شریعتوں میں بھی نماز اور زکوٰۃ کو ایک نہایت ممتاز اور اہم مقام و مرتبہ حاصل تھا۔

(۲) اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت | دین اسلام نے بھی زکوٰۃ کی اس اہمیت کو نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا اور اسے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں تیسرا رکن قرار دیا، فرمان رسالت مآب ﷺ ہے:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ،

وَصَوْمِ رَمَضَانَ» (صحیح البخاری، الإیمان، باب دعاؤکم ایمانکم ...، ج: ۸)

و صحیح مسلم، الإیمان، باب بیان أركان الإسلام ...، ج: ۱۶)

”اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا (اگر استطاعت ہو) اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔“

قرآن مجید میں عموماً جہاں بھی نماز کا ذکر یعنی اقامت صلوٰۃ کا حکم آیا ہے، زکوٰۃ کی بھی کا حکم بھی ساتھ ساتھ ہے۔ دو درجن سے زیادہ مقامات پر قرآن کریم نے ﴿أَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ کے ساتھ ﴿وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید کے اس اسلوب بیان سے واضح ہے کہ دین میں جتنی اہمیت نماز کی ہے، اتنی ہی اہمیت زکوٰۃ کی ہے۔ ان دونوں میں کوئی طور تفریق کرنے والا کہ ایک پر عمل کرے اور دوسرے پر نہ کرے، سرے سے ان کا کوئی تفریق سمجھا جائے گا۔ بلکہ جس طرح ترک نماز انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اسی طرح ترک زکوٰۃ بھی شریعت میں اتنا اہم مقام رکھتی ہے کہ اس کی ادائیگی سے انکار، اعراض اور فرار جہنم کے زمرے سے نکال دینے کا باعث بن جاتا ہے۔

اسی وجہ سے کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان سے قتال کیا، جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«وَاللَّهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ» (صحیح البخاری، الزکوٰۃ، باب ۱، ج: ۱۴۰۰ و صحیح مسلم، الإیمان، باب الأمر بقتال الناس حتی یطہروا لا إله إلا الله، ج: ۲۰)

”و اللہ! میں ان لوگوں کے خلاف ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کریں گے۔“

مفسر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اس رائے کو تشدد پر محمول کر کے توقف کیا اور آپ کے وار روئے اختیار کرنے کا مشورہ دیا، لیکن خلیفہ رسول نے اسے دین میں مداخلت



عمارتوں اور مشینریوں پر زکوٰۃ نہیں۔ ان پر بھی اگر زکوٰۃ ہوتی تو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا، کیونکہ بعض دفعہ لاکھوں کروڑوں روپے کارخانوں اور مشینریوں پر لگانے کے باوجود کئی سال تک کوئی نفع نہیں ہوتا، اس صورت میں اگر کارخانے دار کو کاروبار میں لگائے ہوئے لاکھوں یا کروڑوں روپے کی ڈھائی فیصد سالانہ زکوٰۃ بھی ادا کرنی پڑتی تو اس کی مشکلات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے اسلام نے عمارتوں، آلات و اوزار اور مشینریوں کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ ہاں ان کے ذریعے سے جو منافع ہو گا، اس پر زکوٰۃ ہوگی اور وہ بھی تب جب منافع میں سے جو کچھ اس کی ضروریات پوری ہونے کے بعد بچ جائے اور وہ اس کے پاس ایک سال تک پڑا رہے اور اس کی مقدار بھی نصاب کے مطابق ہو۔ اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہوگی، تو زکوٰۃ اس پر عائد نہیں ہوگی۔

(۴۰) مشترکہ کاروبار یا کمپنیوں میں حصص کی زکوٰۃ | مشترکہ کاروبار میں اور اسی طرح کمپنیوں کے جائز حصص میں ہر شخص کو اپنے نفع یا اپنے حصص میں سے زکوٰۃ نکالنی ہوگی، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں یا اس کے پاس موجود دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائیں۔



## باب : دوم

## زکوٰۃ کے مسائل اور اس کا نصاب

اب ذیل میں مختصراً زکوٰۃ کے ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ زکوٰۃ چار قسم کے مالوں پر واجب ہے۔

- (۱) زمین کی پیداوار غلہ، اناج اور پھل فروٹ۔
- (۲) باہر چرنے والے چوپائے (مویشی) جیسے اونٹ، گائے، بکری وغیرہ۔
- (۳) سونا چاندی اور زیورات اور اسی میں نقدی بھی شامل ہے۔
- (۴) وہ سامان تجارت، جس کی تجارت کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

ان چاروں چیزوں کا علیحدہ علیحدہ نصاب مقرر ہے، اس نصاب سے کم مال یا کم تعداد پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسَةِ مَنِّ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ» (صحیح البخاری، الزکاة، باب لیس فیما دون خمسة أوسق

صدقة، ح: ۱۴۸۴)

”زمینی پیداوار میں پانچ وسق (تقریباً ۲۰ من) سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیے (دو سو درہم، یعنی ۵۲ ۱/۴ تولہ چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔“

مذکورہ چیزوں کا نصاب اور ان کی شرح زکوٰۃ کی بابت ضروری تفصیل اگلے صفحات میں

درج ہے: